ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

تقریر بابت یوم خلافت

وقت 5-7 منٹ

ہم یومِ خلافت کیوں مناتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ(النور:56)

کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ پس جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ہے بندوں پہ گر انتخابِ خلافت
حقیقت میں ہے دستِ قدرت خلافت
تصرف خدا کا جھکاتا ہے سب کو
ہے گویا خدا کی مشیت خلافت
سراجِ نبوت جو ہوتا ہے اوجھل
تو آتی ہے پھر حسبِ سنت خلافت

معزز سامعین! مجھے آج اس محفل میں 27 مئی کو جو دن ''یومِ خلافت'' مناتے ہیں اُس کی اہمیت بتانے کے ساتھ یہ بھی بتانا ہے کہ ہم اِسے کیوں مناتے ہیں۔ جس آیتِ استخلاف کی خاکسار نے تقریر کے آغاز پر تلاوت کی ہے اُس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ میں جہاں خلافت کے قیام کا وعدہ فرمایا ہے وہاں اس کی برکات کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ لیکن مَیں آج اپنی تقریر کا آغاز سورۃ الضحیٰ آیت 12 وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ سے کرنے جارہاہوں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تُو اپنے رب کی نعمتوں کا ضرور اظہار کرتارہ۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''نعماءِ الٰہی کا اظہار بھی از بس ضروری ہے'' پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''یادرکھو کہ انسان کو چاہئے کہ...اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ (الضحیٰ:12) پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنی نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ الضحیٰ آیت 12)

سامعین! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے اور خلافت جیسی عظیم نعمت پر شکرِ الٰہی کرنے کے مضمون کو حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دینِ اسلام کی تجدید کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اور پھر اللہ کے وعدوں کے مطابق ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؑ کی بنائی ہوئی جماعت

میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اظہار ہے جس کی وجہ سے ہم ہر سال دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے 27/مئی کو یوم خلافت مناتے ہیں۔

26/مئی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا اور 27/مئی کو جماعت نے خدائی وعدوں کے مطابق حضرت مولانا حکیم نور الدینؓ کو خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب کر کے آپؓ کے ہاتھ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو جاری رکھنے کا عہد کیا اور بیعت کی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر جماعت جمع ہوئی اور باوجود بعض اندرونی مخالفتوں اور ہر قسم کے نامساعد حالات کے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم نے دیکھے اور آپؓ کی خلافت تقریباً باون سال جاری رہی اور اس دَور میں جماعت احمدیہ کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی کے نظارے ہم نے دیکھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد خلافت ثالثہ کا آغاز ہوا اور اس دَور میں بھی جماعت کی ترقی کے نظارے ہم نے دیکھے۔ دشمنوں نے بڑا زور لگایا جماعت کو ختم کرنے کا لیکن اس کے باوجود ہمیں تاریخ میں ترقی کے نظارے ہی نظر آتے ہیں۔ پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی تو ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نظارہ دکھایا اور خلافت رابعہ کا دَور شروع ہوا جس میں دشمن نے جماعت کو ختم کرنے کی پھر بھرپور کوشش کی لیکن ہر طرح ناکامی کا منہ دیکھا اور اس دشمنی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو پاکستان سے ہجرت کرنی پڑی۔ انگلستان میں مرکز قائم کیا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار بڑھتی چلی گئی اور جماعت کی ترقی کو روکنے والے اس ترقی کو دیکھ کر پیچ و تاب کھانے لگے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدے کو پورا کرنے کا جلوہ دکھایا اور خلافت خامسہ کا انتخاب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے باوجود میری بے شمار کمزوریوں کے غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازا اور جماعت کی ترقی کا قدم آگے سے آگے ہی بڑھتا گیا۔

اِس دَور میں درجنوں ملکوں میں احمدیت کا پودا لگا۔ درجنوں ملکوں میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ نظام قائم ہوا۔ سینکڑوں شہروں اور قصبوں میں خود اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی راہنمائی کر کے خلافت کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا کر لوگوں کے دلوں میں خلافت سے تعلق کا جذبہ پیدا کر کے مخلصین کی جماعتوں کے قیام کے سامان پیدا فرمائے اور یہ نظارے اللہ تعالیٰ دکھاتا چلا جا رہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2024ء)

سامعین! پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر 27/مئی 2008ء کو بمقام Excel سنٹر لندن میں یومِ خلافت کی significant بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ دن جو آج ہم خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر خاص اہتمام سے منا رہے ہیں یا ہر سال عمومی طور پر مناتے ہیں یہ ہمیں اس بات کی یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے، عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور تمام اوامر و نواہی پر پوری طرح کاربند رہنے کی کوشش کریں گے۔ آج صرف نظمیں پڑھنے یا غبارے اُڑانے یا متفرق پروگرام بنانے یا اِس خوشی میں اچھے کھانے کھانے اور مٹھائی کھانا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ یہ پروگرام جو اس وقت ہو رہا ہے یا مختلف جماعتوں میں ہوگا صرف خوشی منانے کے لئے نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، یہ بھی ایک مقصد ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار ہے۔ لیکن اِس اظہار سے ہماری توجہ تقویٰ کی راہوں کی طرف پھر جانی چاہئے۔ اگر یہ ظاہری شور شرابا، تصنّع اور بناوٹ اور پروگراموں میں دنیاداری کے اظہار کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش ہے تو یہ عمل اسی طرح قابل کراہت ہے جس طرح جلسہ سالانہ سے پاک تبدیلیاں پیدا کئے بغیر چلے جانا یا کوئی بھی غیر صالح عمل، جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے بغیر ہو۔

پس آج کا دن ایک نیا عہد باندھنے کا دن ہے۔ آج کا دن ہمیں اپنی تاریخ سے آگاہ کرنے کا دن ہے۔ آج کا دن ہمیں اُس دن کی یاد دلانے کا دن ہے جب افراد جماعت پر آج سے سو سال پہلے ایک زلزلہ آیا تھا۔ آج کے دن سے ایک دن پہلے ایک واقعہ ہوا جس نے جماعت کو ہلا کر رکھ دیا۔ 26/مئی 1908ء کا دن جب خدا کا پیارا مسیح موعود اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ اس واقعہ کی خبر اللہ تعالیٰ آپؑ کو ایک عرصہ سے دے رہا تھا جس کا ذکر آپ نے جماعت کے سامنے کرنا شروع کر دیا تھا اور رسالہ الوصیت میں بڑا کھل کر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ نے ایمان اور تقویٰ میں بڑھنے کی خاص طور پر تلقین فرمائی اور جماعت کو تسلّی دی کہ یہ نہ سمجھنا کہ میرے جانے سے خدا کا تائیدی ہاتھ تم سے اٹھ جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے میرے بعد بھی پورے ہوتے رہیں گے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ ہر ایک انسان جو اس دنیا میں آیا اُس نے جانا ہے۔ تمام انبیاء بھی اسی قانون کے تحت رخصت ہوئے اور اپنے مولا کی ابدی جنتوں کے وارث ہوئے جس کے لئے وہ بے چین رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا ہر لمحہ بھی ہمیں اس زندگی کی آرزو کرتا نظر آتا ہے جو ابدی زندگی ہے۔ آپ کی وفات پر افراد جماعت کو یقین نہیں آتا تھا کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ بہر حال جب پتہ چلا کہ یہ حقیقت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو خود ایک عرصہ سے اس خبر کے لئے

جماعت کو تیار کر رہے تھے... اس بات پر جب احباب جماعت کو یقین ہو گیا کہ یہ بات سچ ہے۔ بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ مغرب کی نماز میں مسجد مبارک قادیان کی چھت پر آہ وبکا اور گریہ وزاری سے ایک محشر برپا تھا۔ لیکن دوسری طرف مخالفین کی شرمناک حرکات بھی اپنے عروج پر تھیں۔ لاہور میں احمدیہ بلڈنگ کے نزدیک، جہاں آپؑ کا جسدِ مبارک رکھا ہوا تھا شہر کے آوارہ مزاج لوگوں کو مخالفین نے جمع کر کے خوشی کے نعرے لگائے اور گیت گائے۔ بیہودگی اور بے حیائی کی انتہا تھی جو اُس وقت ان لوگوں نے کی۔ اوباشوں سے تو یہ توقع کی جاسکتی تھی لیکن بعض کم ظرف اور ذلیل اخبار نویسوں نے بھی آپ کی وفات پر خوشی کا اظہار کر کے اپنے کم ظرف ہونے کا ثبوت دیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ اب مرزا صاحب کی وفات کے بعد یہ سلسلہ نعوذ باللہ تباہ وبرباد ہو گا۔ لیکن ان بیہودہ لوگوں کو یہ پتہ نہیں تھا، یہ ان کی بھول تھی، یہ دنیا کے ان کیڑوں کی گھٹیا خواہش تھی۔ یہ ان لوگوں کی بھول تھی جو خدا تعالیٰ کی اپنے فرستادوں کے لئے غیرت رکھنے کے علم سے بے بہرہ تھے۔ ان لوگوں کی عقل پر پردے پڑے ہوئے تھے اور آنکھیں اندھی تھیں، جو نہیں جانتے تھے کہ یہ شخص جو آج اس دنیا سے رخصت ہوا اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی چودہ سو سال پہلے کی پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ اس شخص نے مومنین کی وہ جماعت قائم کی ہے جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ مَیں ایسے لوگوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہوں اور اپنی تائید ونصرت سے انہیں نوازتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حقیقی مومنین کو یہ خوشخبری دی تھی کہ مسیح ومہدی کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد دشمن کی خوشی عارضی ہو گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کی چادر میں اس مسیح ومہدی کے غلاموں کو لپیٹ لے گا۔ ایک حدیث میں اپنے زمانہ سے لے کر آخرین کے زمانے تک کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور یہ روایت ہے حضرت حذیفہؓ سے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی۔ جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دَور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اِس ظلم وستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)"

(خطاب بر موقع صد سالہ خلافت جوبلی 27 مئی 2008ء بمقام Excel سنٹر لندن)

سامعین! جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے خلافت کے جاری رہنے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

"(اللہ تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا: وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے... سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّتُ اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔" (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-306)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد بھی جماعت میں میری خلافت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہوگا۔ جنانچہ ان وعدوں کے پورا ہونے کی یاد میں ہم یہ دن مناتے ہیں۔ آج خلافت خامسہ کے دَور میں جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔ دشمن کی بھرپور کوششوں کے باوجود جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ بلکہ ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں جو دُور دراز ملکوں میں بیٹھے ہیں، جنھوں نے کبھی کسی خلیفہ کو دیکھا بھی نہیں ہے خود راہنمائی فرماتے ہوئے خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی ہدایت دیتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی ایسے سینکڑوں ہزاروں لوگ ہیں جن کے سینے اللہ تعالیٰ کھولتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا اُسے پورا کرتے ہوئے ہر روز جماعت کی تائید ونصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔

سامعین! ہم خلافت ڈے اس لئے مناتے ہیں تا دنیا بھر میں خلافتِ احمدیہ بارے غیر از جماعت کی آراء، تبصرے اور خوابیں جان سکیں جس سے ہمارے ایمانوں کو جِلا ملتی ہے اور ہم اس نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جیسے گنی بساؤ میں ایک نو مبائع عثمان بالڈے صاحب نے حضور کا خطبہ سنا تو بے ساختہ بول اُٹھا کہ **جماعت احمدیہ کافر نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ کے خلیفہ تو صحابی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پیش کر رہے ہیں۔**

اِسی طرح کونگو کنشاسا میں خلافت کی آواز کے ذریعہ ہدایت پانے کا ایک واقعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا کہ شدید مخالفِ احمدیت کی بیوی سیٹلائٹ چینل ڈھونڈ رہی تھی کہ ایم ٹی اے لگ گیا جس پر اُس وقت میرا خطبہ چل رہا تھا۔ جب اس کا خاوند جماعت کے بارے میں غلط بولنے لگا تو بیوی نے کہا: پہلے پروگرام پورا سنو پھر بولنا۔ خطبہ سننے کے بعد وہ مخالف بول اُٹھا کہ **مجھے یقین ہوگیا کہ جو آواز آج میرے کانوں میں پڑی ہے یہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے اور خلیفہ کو سننے کے بعد جماعت کی سچائی میں مجھے کوئی شک نہیں رہ گیا۔**

پھر بیلجیم میں مراکش کے ایک دوست مصطفیٰ صاحب نے لمبا عرصہ احمدیت کے بارے میں تحقیق کر کے بیعت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ **خلیفۂ وقت کے خطبات نہ صرف قرآن کریم کی صحیح تفسیر ہیں بلکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جاتے ہیں۔** یہ خطبات سننے کے بعد مجھے نمازوں کا مزہ آنے لگا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے سچی خوابیں بھی دکھائی ہیں۔ احمدیت نے میری زندگی بدل دی ہے۔

گنی بساؤ کے ایک غیر از جماعت دوست نے کہا کہ **مَیں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ جھوٹ نہیں بول سکتے! اگر یہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہیں تو احمدیہ جماعت کبھی جھوٹی جماعت نہیں ہو سکتی اور مَیں ابھی اور اسی وقت احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔**

گیمبیا کے علاقے سامبے (Samba) گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی کے چیئرمین نے برجستہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدیؑ کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آج وہ پہلی مرتبہ امام مہدیؑ کی آمد کا سن رہے ہیں اور جب سے احمدیت کو دیکھا ہے بہت متاثر ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ

صرف احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں کیونکہ ان کے پاس خلافت کی طاقت ہے جو سب کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے اور جب انہیں خلیفۃ المسیح کی تصویر دکھائی گئی تو کہنے لگے کہ اس میں سچائی نظر آتی ہے۔

کیمرون کے ایک شہر "مَرُوَہ" کے امام معلم احمد و صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہمارے ایمان بڑھے ہیں اور **خلیفۂ وقت کے خطبات، خطابات اور عربی پروگراموں کے ذریعہ سے ہمارے اندر ایک نور پیدا ہوا ہے اور اندھیرا ختم ہو گیا ہے۔**

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 2024ء)

سامعین! ہم یومِ خلافت اس لئے بھی مناتے ہیں کہ ہمارے خلفاء اللہ تعالیٰ کا قرب اور پیار حاصل کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلاتے رہتے ہیں اور مختلف دعاؤں کی طرف بُلاتے ہیں جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ارشاد بیان کر کے فرماتے ہیں کہ

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل:63)"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 455۔ ایڈیشن 2003ء)

پس ہمیں اپنی عبادتوں اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اضطراب پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ابھارنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت مَیں بعض دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی جوبلی کے لئے پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بتائی تھیں۔ پھر بعد میں خلافت جوبلی کے لئے مَیں نے بتائی تھیں۔ ان کو بھولنا نہیں، نہ کم کرنا ہے۔ ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے اور پھر اپنی نمازوں کو اپنی عبادتوں کو بھی سنوار کر ادا کرنے کی اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی ہم دعاؤں کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں...ان میں سے پہلے سورۃ فاتحہ ہے، اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔ درود شریف ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں، اس کا بہت زیادہ ورد کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہامی دعا سکھائی گئی تھی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم) اس کو بہت زیادہ پڑھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو بولنے کے لحاظ سے زبان پر نہایت ہی ہلکے ہیں لیکن وزن کے لحاظ سے ترازو میں بہت وزنی ہیں اور وہ خدائے رحمان کے بہت ہی پیارے ہیں اور وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ آپ نے فرمایا خدائے رحمان کے بہت پیارے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم کو ابھارنے کے لئے یہ دعا بھی بہت ضروری ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح حدیث نمبر 6406)

پھر یہ دعا تھی جو اَب بھی پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (اٰل عمران:9) یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے بہت عطا کرنے والا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خواب دیکھی تھی جس میں آپؑ نے بڑی تاکید فرمائی تھی کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا والی۔ حضرت خلیفہ اول کو جب آپ نے یہ خواب سنائی تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ مَیں اب اسے کبھی پڑھنا نہیں چھوڑوں گا۔ بہت زیادہ پڑھوں گا اور یہ فرمایا کہ جہاں اس میں ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا ہے وہاں یہ دعا نظام خلافت سے جڑے رہنے کے لئے بھی بہت بڑی دعا ہے۔

(ماخوذ از تحریرات مبارکہ صفحہ 306-307)

پھر ایک دعا تھی جس پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ (البقرۃ:251)

کہ اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

پھر اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس فرماتے تھے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ کہ اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد اول کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول الرجل اذا خاف قومًا حدیث نمبر 1537)

پھر جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ استغفار کا بھی فرماتا ہے کہ بہت زیادہ استغفار کرو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کی دعا ہے۔

پھر اسی طرح کچھ عرصہ ہوا مَیں نے ایک خواب کی بنا پر کہا تھا کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم) کی دعا بہت زیادہ پڑھیں۔ پھر یہ دعا بھی اس میں شامل کریں جو میں نے گزشتہ خطبہ میں بتائی تھی کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران:148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک الہامی دعا ہے اسے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔ دشمن اب اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے ہمیں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا کہ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔

پھر فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ یعنی پس پیس ڈال ان کو، خوب پیس ڈالنا۔ فرمایا کہ میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَاَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَاتَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔ کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426)

(خطبہ جمعہ 30/ مئی 2014ء)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور کر بھی رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے اور پہنچا بھی رہا ہے۔ خلافت احمدیہ کے قیام اور اس کے ذریعہ سے الٰہی تائیدات کے ساتھ ترقی کے نظارے ہم اپنے ماضی کی تاریخ میں بھی دیکھتے رہے ہیں اور آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کی 118 سالہ تاریخ ہمارے ایمانوں کو پختہ کر رہی ہے اور ہمارے ایمانوں کو گرما رہی ہے۔ کیا یہ سب کچھ ہمیں اس بات پر مجبور نہیں کرتا کہ ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کے حضور اپنے شکر کا اظہار کریں اور ہر سال کی 27 تاریخ کو شکر گزاری کے اظہار کے طور پر منائیں۔ یہ دن جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھلاتا ہے یہ اسلام احمدیت کے لئے ایک نیا اور سنہری باب رقم کرتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ آپؑ جماعت کو تسلی دیتے ہوئے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں کہ

”یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچّائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخمریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-305)

آپؑ اپنی جماعت کو فرماتے ہیں:

”سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اِس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

سامعین! ہمارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں گے۔ صرف نمازیں پڑھنا ہی کافی نہیں، صرف روزے رکھنا ہی کافی نہیں، صرف زکوٰۃ دینا ہی کافی نہیں، صرف حج کرنا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جن اعمالِ صالحہ کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے ان کو بجا

لانے کی طرف توجہ بھی ضروری ہے۔ اصل میں تو ایمان اور اعمال صالحہ لازم وملزوم ہیں۔ ایمان کے بغیر اعمال کسی قابل نہیں اور اعمالِ صالحہ کے بغیر ایمان کامل نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ خلافت کے ساتھ وابستہ کر کے ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے جو حقوق اللہ ادا کرنے والا بھی ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان اور عمل صالح کے تعلق میں فرماتے ہیں کہ:

”قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اُسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یادرکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے)۔ عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریاء، تکبر، حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی اس دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر میں عمل صالح والا ہو۔ تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک کہ تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا“ (البدر، جلد 9 مورخہ 26/دسمبر 1902ء صفحہ 66)

(خطاب بر موقع صد سالہ خلافت جوبلی 27/مئی 2008ء بمقام Excel سنٹر لندن)

پھر حضور تسلسل میں فرماتے ہیں کہ

”پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی حالت پیدا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت سے فیض پاتے رہیں گے۔ ایسے لوگ ہوں گے جو خلافت کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہوگی۔ اور یہ فیض اور حفاظت کے نظارے تبھی نظر آئیں گے جب اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامیں گے۔ یعنی یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے نہیں جو اپنی مرضی کرنا چاہتے ہیں۔

آج اُمّت مسلمہ میں کتنی کوششیں ہو رہی ہیں خلافت کے قیام کے لئے، لیکن وہ بارآور نہیں ہوسکتیں اور کبھی نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے کہ یہ لوگ اللہ کی مرضی کی بجائے اپنی مرضی کا دین جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ کی بھیجی ہوئی خلافت کی اطاعت کی بجائے بندوں کی بنائی ہوئی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ باوجود اس احساس کے کہ ہم غلطی کر رہے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انکار کر رہے ہیں۔ لیکن اس آیت استخلاف میں جو تسلّی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دی ہے اور جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ آج جماعت احمدیہ کی تاریخ خاص طور پر خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ جو ہے ہر فرد کو آیتِ استخلاف کی حقیقی تصویر کا فہم وادراک دے چکی ہے اور ہر احمدی کو عملی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارش کا مصداق بنا دیا ہے۔“

(خطاب بر موقع صد سالہ خلافت جوبلی 27/مئی 2008ء بمقام Excel سنٹر لندن)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کی اِن تسلّیوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے لئے شکر کے جذبات کے ساتھ ہم خلافت ڈے مناتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مخالفین اور معاندین کی اِس خواہش کا اظہار اور اِن کے حوالے دے کر کہ مرزا صاحب کی کتابوں کو سمندر بُرد کر دو، تندوروں میں جلا دو تا آئندہ کوئی اِن کی کتب کا حوالہ نہ دے سکے بیان فرماتے ہیں کہ

”اللہ تعالیٰ کے وعدے کس شان سے مسیح محمدی کے حق میں پورے ہوئے۔ ان کی تعلّیاں اور ان کی گھٹیا خواہشیں ان کے منہ پر ماری گئیں۔ جس لٹریچر کو جلانے کی تلقین کی جارہی تھی آج یہی لٹریچر دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو کر سعید روحوں کی رہنمائی کا باعث بن رہا ہے۔ جس شخص کے نام کو تاریخ سے نکالنے کی باتیں ہو رہی تھیں آج اس کی جَے کے نعرے یورپ، امریکہ، ایشیا اور افریقہ میں لگ رہے ہیں۔ آج حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا نام، تصویر اور لٹریچر ہواؤں کے دوش پر دنیا کے ہر خطہ اور ہر گھر میں پہنچ رہا ہے۔ جو یہ کہہ رہے تھے کہ مخالفین کی شورش جماعت احمدیہ برداشت نہیں کر سکے گی، آج وہ زندہ ہوں تو دیکھیں کہ شورش برداشت کرنے کا تو کیا سوال، احمدیت کا نام دنیا کے ہر شہر میں پہنچ چکا ہے اور مخالفین، احمدیت کا نام سن کر دنیا کے ہر ملک میں پہلو بچاتے ہوئے راہ فرار اختیار کرتے ہیں۔ ہاں مغلّظات جتنی ان سے سنی ہوں، سن لیں۔ اگر ان میں جرأت ہے تو ہر اسلامی ملک کا ٹی وی چینل اور ریڈیو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے احمدیوں کو ملکی ٹیلیویژن پر اپنا موٴقف پیش کرنے کی اجازت اور سہولت دیں۔ ملکی حکومتیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور احمدیوں کو تحفّظ فراہم کریں۔ دین کے معاملہ میں تو کوئی جبر نہیں۔ ماشاء اللہ ہر بالغ، صاحبِ عقل، اپنا اچھا بُرا جانتا ہے تو پھر ان لوگوں کو خوف کس چیز کا ہے۔ زبردستی تو کوئی کسی کو احمدی نہیں بنا سکتا۔ یہ مخالف حضرات، آج کل جو ہمارا ایم ٹی اے چینل ہے اس کو بھی بند کرنے کے نعرے لگاتے رہتے ہیں اور کئی جگہ کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ کوششیں ہوئی بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرماتا ہے کہ ایک جگہ سے اگر دبانے کی کوشش کی جاتی ہے تو دوسری جگہ سے اُبھر کر اور نئی شان سے اُبھر کر سامنے آجاتا ہے۔ ان کی

یورش نے جماعت کا کیا بگاڑنا تھا آج کل تو ایم ٹی اے نے ہی ان کو خوفزدہ کیا ہوا ہے۔ یہ ہیں خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے۔ اگر خدا تعالیٰ سے کسی نے جنگ کرنی ہے تو کرلے۔ پہلے بھی اپنا انجام دیکھتے آئے ہیں۔ آج بھی دیکھ لیں۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر دشمنوں نے ہر طرح کوشش کی اور پوری قوت سے کوشش کی کہ احمدیت کے اس پودے کو ختم کر دیں اور اس کے لئے ہر حربہ انہوں نے استعمال کیا لیکن وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ وَقُدْرَتِيْ (تذکرہ صفحہ 72 ایڈیشن چہارم 2004ء) کہ مَیں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔ پس یہ دشمن کی بھول تھی کہ جو یہ سمجھتے تھے کہ احمدیت کا پودا اپنی ابتدائی حالت میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نعوذ باللہ یہ ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نے یہ درخت لگا دیا ہے اپنی رحمت اور قدرت کا ایسا درخت لگا دیا ہے جس کا مقدر پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔ جس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہیں اور جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔"

(خطاب بر موقع صد سالہ خلافت جوبلی 27 / مئی 2008ء بمقام Excel سنٹر لندن)

سامعین کرام! پھر حضور دشمنانِ احمدیت کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

"اے دشمنانِ احمدیت! مَیں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیّت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ۔ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے، تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کر سکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔

یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔ مَیں تو جب اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ مَیں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل پُر معصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی۔ لیکن یہ مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دَور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے ان شاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا۔

ہر وہ شخص جو خلافت سے جُڑا رہے گا، جو اپنے ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے گا اُسے اللہ تعالیٰ ان انعامات کے نظارے کرائے گا جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے سے ہر فرد جماعت پر بھی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کو بھی ایسے افراد عطا فرماتا رہے گا جو اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں گے۔ جو قیام و استحکام خلافت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے والے ہوں گے۔ جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ خود خلافت کی محبت سے بھر دے گا اور بھر رہا ہے اور بھرا ہوا ہے۔

پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو آج اس انعام کی حفاظت کے لئے نئے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے، اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن"

(خطاب بر موقع صد سالہ خلافت جوبلی 27 / مئی 2008ء بمقام Excel سنٹر لندن)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ آمین

(بتعاون: زاہد محمود)

✡✡✡✡